

خواتین پر تشدد غیرت نہیں میرا سینٹر کا ایک معلوماتی پمفلٹ



En informasjonsbrosjyre fra MiRA-Senteret

خواتین پر تشدد غیرت نہیں

خواتین پر تشدد کیا ہے؟

دُنیا بھر کے تقریباً ہر معاشرے میں خواتین کو مردوں سے کم تر سمجھا جانے کی روایت رہی ہے۔ اسی روایتی سلسلے کی ایک کڑی خواتین پر جسمانی تشدد ہے جو کہ ایک آفاقی فطرت بن چکی ہے۔ اشد پسند اور جاگیر دارانہ سوچ والے معاشروں میں عام طور پر خواتین کو مردوں کے مقابلے میں دوسرے درجے کا شہری تصور کیا جاتا ہے لہذا سوسائٹی کی تخلیق و تعمیر میں صرف مردوں کی ہی سوچ و نظریہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ تاہم عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی مثالیں ہر معاشرہ میں تقریباً ہر شعبہ میں ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر تلاش روزگار عدالتی نظام اور نظام برائے صحت۔ خواتین پر تشدد کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن وجہ کچھ بھی ہو ایسے اعمال کی ضرورت ہے جن سے اس غیر انسانی فعل کو ختم کیا جاسکے۔ گذشتہ صدی میں خواتین نے اپنے حقوق کے لیے طویل جدوجہد کی جس کے باعث آج دُنیا کے مختلف ممالک میں ایسے قوانین موجود ہیں جو

خواتین کے حقوق کو تحفظ دیتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے اس اہم مسئلہ پر کئی قراردادیں منظور کی ہیں اور اس سلسلے میں سب سے اہم قرارداد دسمبر 1979 میں منظور کی گئی تھی جس کے تحت خواتین کے ساتھ ہر قسم کا امتیازی سلوک ممنوع ہے۔

تشدد کی مختلف اقسام

خواتین عام طور پر گھر کی چار دیواری کے اندر تشدد کا شکار ہوتی ہیں اس قسم کے تشدد کی وجوہات ماپوسی، ذہنی پریشانی، منشیات، شراب نوشی اور نفسیاتی مسائل ہوتی ہیں۔ تشدد جسمانی بھی ہو سکتا ہے اور نفسیاتی۔ جسمانی تشدد کرنے والے عام طور پر ہاتھوں اور لاتوں سے مار پٹائی کرتے ہیں مگر بعض دفعہ تیزاب یا اُجھلتا ہوا گرم پانی پھینکنے کے واقعات بھی رونما ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دھکے دینا، بالوں سے پکڑ کر کھینچنا، تھوکنہ، کسی اوزار یا ہتھیار سے مارنے کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ نفسیاتی تشدد میں عام طور پر گالی گلوچ کے استعمال کے ساتھ ساتھ خواتین کو دھمکیوں سے بھی ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔

ہوتے ہیں اور بعض دفعہ وہ مظلوم کی مدد کرتے وقت خود مظلوم بن جاتے ہیں۔ اور کئی دفعہ وہ محض اتفاقیہ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔

تشدد کی روک تھام کے لیے اقدامات۔
 خواتین پر کیا جانے والا کسی قسم کا تشدد، چاہے کسی بھی تہذیب یا معاشرے میں ہو، قبول نہیں کیا جاسکتا۔ ناروے کے حکومتی اداروں نے تشدد کی روک تھام کے لیے بعض اہم ابتدائی اقدامات کیے ہیں۔ حکومتی اداروں کے علاوہ متعدد تنظیمیں، پرائیویٹ ادارے اور این جی اوز بھی خواتین پر تشدد کی روک تھام کے لیے متحرک ہیں۔ ناروے میں ایسے قوانین ہیں جو خواتین کو تحفظ دیتے ہیں۔

ان پرنٹیشن اور ای میل کے استعمال پر پابندی لگا کر یا معاشی پابندیاں عائد کر کے انہیں غیر متحرک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

خواتین پر ظلم و تشدد کی کئی اقسام مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں پائی جاتی ہیں جن میں زبردستی کی شادی اور خواتین کو ختنہ کرنے کی روایات بھی شامل ہیں۔

خواتین پر تشدد کے منفی اثرات
معاشرے کے دیگر اراکین پر بھی پڑتے ہیں۔

عورت چاہے بیٹی، ماں، بہن یا بیوی ہو جب اُس پر تشدد ہوتا ہے تو اس کے منفی اثرات دوسروں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بچوں کی نظروں کے سامنے کیا جانے والا تشدد انہیں ڈنسی پریشانیوں میں مبتلا کرتے ہوئے نفسیاتی مریض بنا سکتا ہے۔ بعض دفعہ تو بچے بذاتِ خود ظلم و تشدد کا شکار



تشدد کا شکار ہونے کی صورت میں آپکو چاہئے کہ...



2- ڈاکٹر یا ہسپتال کے عملہ سے طبی معائنہ کے لیے رابطہ کریں
تاکہ آپ کی صحت اور تشدد کے باعث آنے والے زخموں کا
تفصیلی معائنہ کیا جاسکے۔



1- آپ قریبی پولیس اسٹیشن سے رابطہ کریں۔
ملک کے ہر پولیس ڈسٹرکٹ میں ایسا تربیت یافتہ عملہ موجود
ہوتا ہے جو تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی مناسب راہنمائی
کر سکتا ہے۔



4- خواتین کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والی کسی تنظیم
 مثال کے طور پر MiRA-Senteret سے رابطہ
 کریں۔ MiRA سینٹر آپ کو آپ کے قانونی حقوق کے متعلق
 معلومات دینے کے علاوہ آپکی اخلاقی مدد بھی کر سکتا ہے کیوں
 کہ آپ کے حالات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین یہاں
 موجود ہیں۔



3- معاونت کے لیے کسی ایک KriSesenter سے رابطہ کریں۔
 تشدد کا شکار ہونے والی خواتین اور بچوں کے لیے عارضی مگر
 محفوظ رہائش کا انتظام کرنے اور کسی مناسب قانونی مشیر یا
 وکیل سے رابطہ کرنے میں KriSesenter سے مدد مل سکتی
 ہے۔



6۔ اگر آپ ظلم و تشدد سے بھرپور ازدواجی زندگی سے باہر نکلنا چاہتی ہیں مگر معاشی حالات نے آپ کے ہاتھ باندھ رکھے ہیں تو آپ اپنے علاقے کے Sosialkontor سے رابطہ کریں۔



5۔ اپنے پڑوسی یا کسی دوست و سہیلی سے رابطہ کریں۔ تشدد کا شکار ہونے کے بعد انسان ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے اس لیے دل و دماغ کا بوجھ ہلکے کر نیچے لیے کسی سے بات چیت کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ خاندان کی عزت کی ذمہ داری عورتوں کی بھی ہے اور مردوں کی بھی ہے۔ لیکن گھر کی عزت و غیرت کے نام پر تشدد برداشت کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

Krisesentersekretariatet

Storgata 11, 0155 Oslo

Telefon: 23 01 03 41

E-post: ks.sekretariatet@oslo.online.no

Internett: www.krisesenter.com

Fylkesvis oversikt over krisesentrene i Norge kan du få på:

www.noabuse.no/so/kri.htm

Telefonnummer til enkelte krisesentre og krisetelefoner står under «Generell informasjon» i telefonkatalogen.

Opplysningen, tlf. 1881, gir også opplysninger om krisesentre, krisetelefoner og støttesentre mot incest.

Politiet i Oslo (hele døgnet)

Telefon: 22 66 90 50

Politiets alarmnummer – kun nødtelefon: 112

Alternativ til vold i Oslo

Korsgata 28 B, 0551 Oslo

Telefon: 23 23 15 70

E-post: atv-alle@online.no

Internett: www.alternativtilvold.no

Alternativ til vold har tilbud til både kvinner og menn

DIXI Ressurssenter for kvinner utsatt for voldtekt (Oslo)

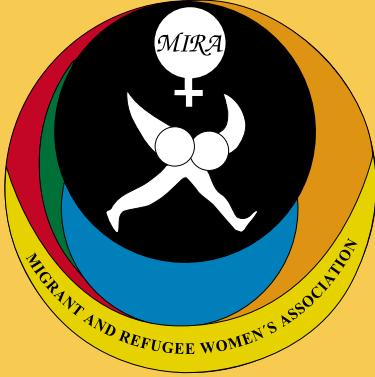
Postboks 6715, St. Olavs Plass, 0130 Oslo

Telefon: 22 11 43 20

E-post: dixioslo@online.no

Internett: www.dixi.no





MiRA-Senteret
Hausmannsgate 27 (inngang Torggata)
Postboks 1749 Vika
NO-0121 Oslo

Telefon: 22 11 69 20
Faks: 22 36 40 19

E-post: krisehjelp@mirasenteret.no
Internett: www.mirasenteret.no

میرا سینٹر

خواتین کا ایک ایسا مرکز ہے جو ناروے میں مقیم
تارکین وطن خواتین کے حقوق کے لیے کئی
سالوں سے متحرک ہے۔

اگر آپ کو مدد یا کسی قسم کے مشورے کی ضرورت
ہے تو میرا سینٹر سے رابطہ کریں۔

آپ کی باتوں کو رازداری میں رکھنا ہماری

ذمہ داری ہے!